ماہِ رمضان المبارک

حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب

بھوک ہے اپنی غذا، پیاس ہے اپنا پانی ہائے کیا لطف ہے الفت میں ترے پنہانی

کبھی عالم گلستاں اور کبھی ویرانہ ہوتا ہے جو ہوتا ہے بپاس خاطر دیوانہ ہوتا ہے

ماہ رمضان عاشقان حق کے لئے موسم بہار اور موسم گل ہے، معدہ تو خالی ہے مگر:

لئے پھرتی ہے بلبل چونچ میں گل

یعنی تجلیات قربِ حق سے روزہ دار کا باطن مسرور اور منور ہوتا ہے، اگر چہ بطن غذا سے خالی ہوتا ہے، مگر دنیا کے ان گلوں سے جو مرجھانے والے ہیں عاشقان حق کو مطلب نہیں، بلکہ ان کا مقام تو یہ ہوتا ہے:

ہم نے لیا ہے داغِ دل کھو کے بہارِ زندگی اِک گل تر کے واسطے میں نے چمن لٹا دیا

حضرت حکیم الامت تھانویؒ نے فرمایا کہ ہر عضو کی غذا الگ ہے، دل کی غذا صرف محبت ہے، دل کی فطری خصلت محبت اور وفاداری اور فدا ہونا ہے، لیکن نادان انسان فانی علائق پر دل کو فدا کر کے تمام عمر تڑپتا رہتا ہے اور اہل نصیب اور اہل عقل حق تعالیٰ پر جو مالک دل ہیں، اپنا دل فدا کر کے دل کی قیمت دونوں عالم میں بلند کر لیتا ہے۔ ہر شے کی قیمت اپنے استعمال کے صحیح اور غلط، بہتر اور کمتر ہونے کے سبب الگ الگ مراتب رکھتی ہے، مثلاً ایک بلاک بیت الخلاء میں، دوسرا مسجد نبویؐ میں، تیسرا بلاک خانہ کعبہ میں اگر لگا دیا جائے تو قیمت ظاہری کے لحاظ سے اگر چہ وہ مساوی ہیں مگر شرفاً و تعظیماً اپنے اپنے محلِ استعمال سے وہ زمین و آسمان کا فرق رکھتے ہیں۔ اسی طرح یہ دل اگر دنیا پر فدا ہو جائے اور اجزاء خاکیہ سے تمام عمر وابستہ رہے روٹی، بنگلہ، کار، بہت سے غلاموں کی سلامی اور جی حضوری کے باوجود یہ بے قیمت ہے، کیونکہ غلام کی قیمت مالک کی رضا سے لگتی ہے، چند غلاموں کی تعریفوں سے نہیں لگتی، بقول علامہ سید سلیمان ندویؒ:

ہم ایسے رہے کہ ویسے رہے وہاں دیکھنا ہے کہ کیسے رہے

مگر اس دل کو علائق فانیہ کی زنجیروں سے آزاد ہو کر حق تعالیٰ پر فدا ہونے کا سلیقہ کسی اہل دل کی صحبت سے حاصل ہوتا ہے اور کسی اللہ والے کے سامنے اپنے نفس کو حق تعالیٰ کی محبت سیکھنے کے لئے پامال کرنا پڑتا ہے، جیسا کہ حضرت رومیؒ فرماتے ہیں:

قال را بگزار مردِ حال شو　　　پیشِ مردِ کامل پامال شو

یعنی: ''کچھ دن کے لئے قیل وقال کی دنیا سے الگ ہو کر ان اہل محبت اور اہل حال عاشقان باوفا کے پاس رہ لو، جو اپنی جان، عزت، مال ومتاع خدا کے نام پر لٹا چکے ہیں، شاہی وشہزادگی حق تعالیٰ کی محبت میں نیلام کر چکے ہیں''۔

اس وقت اپنے شیخ کامل کے فیض کامل پر بزبانِ حال طالب یہ شعر پڑھتا ہے:

بنایا تو نے جب قطرے کو بحر بیکراں ساقی　　　نہ کیوں قربان کردیں رند تجھ پر اپنی جاں ساقی

ہمارے مرشد حضرت مولانا شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوریؒ فرمایا کرتے تھے:

''ماں کے شکم میں حق تعالیٰ شانہٗ تخلیق دل کے وقت محبت کا کیف بھی شامل فرمادیتے ہیں۔''

عشقِ خود در جانِ ما کاریدہ اندر

اپنی محبت ہماری جان میں ودیعت فرما کر دنیا میں بھیجتے ہیں۔

دِل ازل سے تھا کوئی آج کا شیدائی ہے　　　تھی جو اِک چوٹ پرانی وہی ابھر آئی ہے

اور اسی محبت کے تمام تقاضوں کی رعایت سے احکام شرعیہ نازل فرمائے گئے ہیں، مثلاً عاشق کا دل محبوب سے ہمکلامی کا شرف چاہتا ہے۔ اس کے سامنے کھڑے ہونے اور اس کے قدموں پر سر رکھنے کو اپنی معراج محبت سمجھتا ہے۔ کبھی محبوب کے نام پر محبوب کے شہر والوں پر مال لٹا کر مست وسرشار ہوتا ہے۔ کبھی محبوب کی یاد میں بھوک پیاس کی تکلیف کو بھول جاتا ہے اور بے آب ودانہ اس کے چوکھٹ پر سر رکھے پڑا ہوتا ہے۔

تمنا ہے کہ اب یوں ہی بسر ہو　　　تری چوکھٹ ہو، دیوانے کا سر ہو

کبھی عاشق محبوب کے گھر کے چکر لگاتا ہے اور خانہ محبوب کے در ودیوار کو بوسے دیتا ہے۔

دل پھر طوافِ کوئے ملامت کو جائے ہے　　　پندار کا صنم کدہ ویران کئے ہوئے

احکام شریعت میں مؤمن کے قلبی تعلق بلکہ اشدِ محبت کے لئے ان تمام تقاضوں کی رعایت ہے۔

بقول حضرت عارف نہدی مولانا شاہ محمد احمد:

سنیں یہ بات میری گوشِ دل سے جو میں کہتا ہوں　　　میں ان پہ مر مٹا تب گلشنِ دل میں بہار آئی

کاش اہل پندار اپنا صنم کدۂ نفس مسمار کر کے صرف آزمانے ہی کی خاطر کسی سوختۂ جاں دیوانۂ حق کی صحبت میں رہ کر

دیکھتے کہ ان کا دل اندر اندر کیا کر رہا ہے۔

وہ دل جو تری خاطر فریاد کر رہا ہے　　اجڑے ہوئے دلوں کو آباد کر رہا ہے

سالہا تو سنگ بودی دلخراش　　ازمون را یک زمانے خاک باش

یعنی: ''ایک عمر دراز تو سخت دل اپنے نفس کے غیظ و غضب سے مخلوق کے لئے دلخراش رہا ہے، کچھ دن اپنے کو خاک کر کے بھی تو آزمالے کہ پھر کیسے کیسے خوشنما پھول تیرے اندر پیدا ہوں گے''۔

بدوں نفس کو مٹائے ہوئے جو خدا کو چاہتے ہیں، وہ حضرت عارف نہدی پرتاپ گڑھی کے اس شعر کے مصداق ہیں:

نہیں دیکھا جس نے زمین محبت　　وہ دیکھے گا کیا آسمان محبت

وسعت مطالعۂ علمیہ سے ایمان استدلالی وعقلی تسلیم (قدرۃ ومنزلتۃ علی الرأس والعین) لیکن کاش کچھ دن حاملین ایمان وجدانی، ذوقی، حالی کا بھی مشاہدہ کرتے، جن کا ایمان عقل سے تجاوز کر کے قلب میں اور قلب سے تجاوز کر کے روح میں اتر چکا ہے۔ احقر کا ایک فارسی شعر ہے:

نورِ حق از ذکر حق درجاں رسد　　از زباں در دل زدل تاجاں رسد

یعنی: ''اللہ کا نور ذکر اللہ کی برکت سے زبان کے ذریعے دل میں اتر جاتا ہے، پھر پیمانۂ دل جب پُر ہو کر چھلکنا شروع ہوتا ہے تو روح میں داخل ہو جاتا ہے''۔

قرآن پاک میں اشد حبا للہ ہے، معمولی محبت کافی نہیں ہے۔

محبت محبت تو کہتے ہیں لیکن　　محبت نہیں جس میں شدت نہیں ہے

تو راز محبت سے واقف نہ ہوگا　　تعلق اگر والہانہ نہیں ہے

مومن کو تلاوت قرآن اور خاص کر نماز میں تلاوت سے محبوب حقیقی کے ساتھ ہم کلامی کا شرف ملتا ہے، نماز میں جب سجدہ کرتا ہے تو حدیث شریف کی خبر کے مطابق اس کا سر رحمٰن کے قدموں میں ہوتا ہے۔

پردے اٹھے ہوئے بھی ہیں، ان کی ادھر نظر بھی ہے　　بڑھ کر مقدر آزما، سر بھی ہے، سنگ در بھی ہے

زکوٰۃ وصدقات سے مساکین بندوں پر ان کی محبت میں مال لٹاتا ہے۔ رمضان شریف میں بھوک پیاس کی کلفت کو ان کی الفت میں برداشت کرتا ہے اور روزہ دارہ کا ظاہری جسم تو بھوک و پیاس سے خستہ و بے حال، لیکن روح اس کی تجلیات قرب سے مسرور اور مخمور ہوتی ہے۔

دکھا جلوہ وہی غارت گر جان حزیں جلوہ　　ترے جلووں کے آگے جان کو ہم کیا سمجھتے ہیں

حضرت بلالؓ کے جسم کو کفار اذیت سے خستہ وخراب کرتے تھے، لیکن نعرۂ احد کے فیض سے روح بلال عشق حق سے مست وشاد رہتی تھی۔ اسی کو حضرت عارف رومیؒ فرماتے ہیں:

جسم او خستہ خراب آں جحود روح او مست و خراب آں و دود

یعنی: ’’جسم بلالؓ کا اس کافر کی اذیت رسانی سے خستہ وخراب تھا اور روح ان کی حق تعالیٰ کی محبت سے مست ومخمور تھی‘‘۔

اہل محبت احکام شریعت کو قید و بند نہیں سمجھتے، بلکہ آئین محبت سمجھ کر اس کے امتثال میں لذت محسوس کرتے ہیں، جو احکام شریعت کو سخت سمجھتے ہیں، انہوں نے محبت حق تعالیٰ کی اہل محبت حق سے سیکھی ہی نہیں ہے:

توبہ ارے غیروں پہ وہ بیداد کریں گے اپنا جسے سمجھیں گے اسے یاد کریں گے
ہم یاد کریں گے، وہ ہمیں یاد کریں یوں ہی دل برباد کو آباد کریں گے
نعمت یہ مبارک ہو کہ احمد کبھی تجھ کو وہ دام محبت سے نہ آزاد کریں گے!

حضرت خواجہ مجذوبؒ ہر آئین شریعت کو آئین محبت قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

پابند محبت کبھی آزاد نہیں ہے اس قید کی اے دل کوئی میعاد نہیں ہے

رمضان کی وجہ تسمیہ اور علمی فوائد:......رمضان، مصدر ہے رمض کا، جس کا لغوی مفہوم حرارت ہے، معدہ کو روزہ بھوک سے گرم کر دیتا ہے یا یہ کہ روزہ گناہوں کو جلا دیتا ہے۔ قاموس میں ہے: ’’رمض یومنا ،أي اشتد حره وقدمه احترقت من الرمضاء للارض الشديدة الحرارة ‘‘ پس رمض الصائم کا مفہوم لغوی اشتد حرجوفه أولانه يحرق الذنوب ہے۔(مرقاة، کتاب الصوم ج۳)

علامہ آلوسیؒ نے روح المعانی جلد اول میں تحریر فرمایا ہے کہ رمضان چونکہ حق تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے، اس لئے شہر رمضان (یا ماہ رمضان) کہنا چاہئے اور یہ حدیث نقل کی ہے: ’’لاتقولوارمضان فإن رمضان اسم من أسماء الله تعالىٰ ولكن قولواشهر رمضان ‘‘ لیکن یہ محض احتیاط ہے، جیسا کہ تحریر فرماتے ہیں: ’’والصحيح الجواز، فقد روى ذلك في الصحيح والاحتياط لايخفى‘‘.

فرضیت صوم:......روزہ ۲ھ آخر شعبان میں فرض ہوا ہے اور اسی رمضان میں غزوہ بدر ہوا ہے۔

حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يا يها الذين آمنوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون﴾

’’اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا، اس توقع پر کہ تم متقی بن جاؤ‘‘۔

علامہ آلوسیؒ روح المعانی میں تحریر فرماتے ہیں: ﴿لعلكم تتقون﴾ تا کہ تم روزے کی برکت سے تقویٰ کا مقام حاصل کرلو۔ ’’أي :لكي تصلوا بذلك إلى رتبة التقوى‘‘ کیونکہ روزہ شہوات توڑنے میں قوی سبب ہے۔ ﴿كما كتب على الذين من قبلكم﴾ کے متعلق فرماتے ہیں: ’’فيه تاكيد للحكم و ترغيب فيه وتطييب لأنفس المخاطبين

فإن الأمور الشاقة إذا عمت طابت " یعنی اس عنوان میں حکم کو آسان کرنے اور ترغیب دینے میں نہایت جذب و کشش ہے۔ ﴿ایاما معدودات﴾ کے متعلق فرماتے ہیں: "أي: قليلات لأن القليل يسهل عدي فيهده والكثير يؤخذ جزافا ".

اہمیت رمضان المبارک:...... بحوالہ حدیث علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں کہ تمام آسمانی کتب اسی ماہ میں نازل ہوئیں، کیونکہ روزہ نہایت قوی سبب ہے، ان علائق بشریہ کو ختم کرنے میں جو انوار و تجلیات ربانیہ کے مشاہدے سے مانع ہوتی ہیں۔

چنانچہ علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں:

" كان هذا الشهر المختص بنزولها مختصا بالصوم الذي هو نوع عظيم من آيات العبودية وسبب قوي في إزالة العلائق البشرية المانعة عن إشراق الأنوار الصمدية". (روح المعانی ج ۱)

صحف ابراہیمی یکم رمضان، تورات ۶ رمضان، انجیل ۱۳ رمضان اور قرآن پاک ۲۴ رمضان کو نازل ہوا۔ (روح المعانی)

فائدہ:...... حضرت حکیم الامت تھانویؒ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ پورے قرآن کا لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نزول ہوا ہے اور پھر آہستہ آہستہ ۲۳ سال میں حسب منشا حق تعالیٰ تنزیل ہوا ہے۔

فائدہ:...... حضرت حکیم الامت تھانویؒ ارشاد فرماتے ہیں: ﴿لعلکم تتقون﴾ میں فرضیت رمضان کی غایت متقی بنانا ارشاد ہے، لیکن اس حکمت میں حصر نہیں، اس کے علاوہ اور بھی ہزاروں فوائد اور حکمتیں ہیں پس کسی کو یہ کہنے کا حق حاصل نہیں کہ جب روزے کا سبب صرف تقویٰ ہے تو ہم روزے کے علاوہ کسی اور ذریعے سے تقویٰ حاصل کر لیں گے۔ (بیان القرآن پ نمبر ۲)

احقر عرض کرتا ہے کہ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ روزہ دوسروں کی تکلیف کا احساس پیدا کر کے دل کو نرم بھی کرتا ہے اور غم خواری کا سبق دیتا ہے۔ چنانچہ کتاب الصوم میں دو حکایتیں نقل فرماتے ہیں:

حکایت ۱:...... حضرت بشر حافیؒ کو دیکھا گیا کہ گرم کپڑے اتار کر سردی سے کانپ رہے ہیں، کسی نے دریافت کیا تو فرمایا کہ فقراء بہت ہیں، سب کو کپڑا نہیں دے سکتا تو ان کی غم خواری میں اس طرح سے شریک ہو رہا ہوں کہ ان کے ساتھ میں بھی کانپ رہا ہوں۔

حکایت ۲:...... سیدنا یوسف علیہ السلام قحط سالی کے زمانے میں پیٹ بھر کر کھانا نہ تناول فرماتے، تا کہ اہل فاقہ اور اہل جوع سے کچھ مشابہت ہو جائے۔

اسی سبب سے بعض اولیاء عارفین کھانے کے وقت دعا کرتے ہیں: "اللهم لا تؤاخذني بحق الجائعين "، اے اللہ! بھوکوں کے حق میں ہم سے مؤاخذہ نہ فرمائیے گا۔ (مرقاۃ ج ۴ کتاب الصوم)

روزے کا انعام:...... کیا شان کرم ہے کہ حق تعالیٰ کی طرف سے میدان محشر میں عرش کے نیچے روزہ داروں کے لئے

دستر خوان چنا جائے گا، وہ لوگ اس پر بیٹھ کر کھانا کھائیں گے اور سب لوگ ابھی حساب میں پھنسے ہوں گے، یہ لوگ کہیں گے کہ یہ لوگ کیسے ہیں کہ کھا پی رہے ہیں اور ہم لوگ ابھی حساب ہی میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ان کو جواب ملے گا کہ یہ لوگ روزہ رکھا کرتے تھے اور تم لوگ روزہ نہ رکھتے تھے۔ (درمنثور ج ۱، از بہشتی زیور)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے: ''روزہ داروں کے منہ کی بو حق تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پیاری ہے''۔ (مشکوٰۃ)

فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ''جنت کے آٹھ دروازوں میں سے ایک دروازے کا نام ''الریان'' ہے، اس سے صرف روزہ دار لوگ داخل ہوں گے''۔ (مشکوٰۃ)

ایک اور روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ثواب سمجھ کر روزہ رکھے گا، اس کے تمام اگلے گناہ (صغیرہ) معاف کر دیئے جائیں گے''۔ (مشکوٰۃ)

آداب صیام:...... امام غزالیؒ فرماتے ہیں: ''روزہ دار کو چاہئے کہ آنکھوں کو بدنگاہی سے اور زبان کو غیبت کرنے سے اور کانوں کو غیبت سننے سے، اسی طرح ہر اعضاء کو گناہ سے بچائے پھر روزے کے برکات کاملہ کا ظہور ہوتا ہے اور تقویٰ کی نعمت نصیب ہوتی ہے۔'' (تلخیص البدایہ)

فائدہ:...... مشائخ نے اپنے تجربوں سے فرمایا ہے کہ جس کا روزہ جس قدر تقویٰ اور ذکر حق سے اچھا گزرتا ہے، اسی قدر تمام سال کے دن اس کے اچھے گزرتے ہیں، یعنی رمضان مبارک کی محنت اور تقویٰ کا اثر پورے سال محسوس ہوتا ہے، اس لئے اس پورے ماہ مبارک میں اپنے کو ذکر و فکر اور تقویٰ کے لئے خوب فارغ رکھے۔

☆......☆......☆

برمی مسلمانوں کے قتل عام کے خلاف یوم احتجاج

ملتان (نیوز رپورٹر) وفاق المدارس پاکستان نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ برما میں مسلمانوں کا قتل عام رکوانے میں کردار ادا کرے۔ وفاق المدارس کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے اپنی پریس کانفرنس میں کہا کہ برما میں 20 ہزار سے زائد مسلمانوں کو شہید کیا جا چکا ہے، مسلمان مٹاؤ مہم چلائی جا رہی ہے، مگر تمام عالمی قوتیں، انسانی حقوق کے ادارے خاموش ہیں۔ پاکستانی پارلیمنٹ نے برما کے مظلوم مسلمانوں کے حق میں قرارداد منظور کی، مگر ہمارے حکمرانوں نے ایک لفظ بھی برما کے مسلمانوں کے حق میں نہیں کہا، کوئی کردار ادا نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج جمعہ (20 جولائی 2012) کو وفاق المدارس کی اپیل پر برما میں مسلمانوں کے قتل عام کے خلاف یوم احتجاج منایا جائے گا۔ جمعہ کے اجتماعات میں مذمتی قراردادیں پیش اور منظور کی جائیں گی۔